مرکزی مضمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کا جواب

سوڈان کی ایتھوپیا کے ساتھ کشیدگی

سوال:

سوڈانی خبر رساں نیٹ ورک 'عاین' (Ayin) نے 9/11/2026 کو شائع کیا: ("سوڈانی جنگ کا دائرہ وسیع ہونے اور شمالی ایتھوپیا میں تنازعات کے دوبارہ بھڑک اٹھنے کے ساتھ ہی، اس بات کے خدشات بڑھ گئے ہیں کہ مشترکہ سرحد براہِ راست فریقین سے ہٹ کر علاقائی حساب کتاب برابر کرنے کا ایک کھلا میدان بن جائے گی...")۔ اس سے قبل روئٹرز (Reuters) نے 4/11/2026 کو ایک سینئر ایتھوپین اہلکار کے حوالے سے خبر دی تھی کہ ("ان کے ملک نے سرحدی قصبے اسوسہ (Asosa) میں سوڈانی قونصل خانہ بند کر دیا ہے اور وہاں کام کرنے والے چھ سفارت کاروں کو 48 گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے")۔ خبر رساں ایجنسی نے سوڈانی حکام کے حوالے سے بھی نقل کیا کہ ("سوڈانی حکومت نے اس کے جواب میں مشرقی سوڈان کے شہر قضارف (Gadarif) میں ایتھوپین قونصل خانہ بند کر دیا اور وہاں کام کرنے والے سفارت کاروں کو نکال دیا")۔ سوڈانی وزارتِ خارجہ کے انڈر سیکرٹری نے سوڈان میں متعین سفارتی مشنز کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ("ایتھوپیا کا اسوسہ بیس 'ریپڈ سپورٹ فورسز' (Rapid Support Forces) کو ہتھیار اور سامان فراہم کرنے کا مرکز بن چکا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ فوجی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لیے غیر ملکی جنگجوؤں اور کرائے کے فوجیوں کے سوڈانی سرزمین میں داخلے میں بھی سہولت فراہم کر رہا ہے..." اخبار سوڈان، 4/11/2026)۔ تو ان دونوں ملکوں کے درمیان اس کشیدگی کے پیچھے کیا عوامل ہیں؟ اور کیا اس میں امریکہ کا کوئی کردار ہے جو سوڈانی حکومت پر علیحدگی پسند باغیوں کے ساتھ بیٹھنے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے؟

جواب:

مذکورہ بالا سوالات کا جواب واضح کرنے کے لیے ہم درج ذیل امور کا جائزہ لیتے ہیں:

1- امریکہ دارفور (Darfur) کو سوڈان سے الگ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے... چنانچہ اس کی وہ تجاویز جو اس نے 20/6/2026 کو امریکی صدر کے مبعوث برائے عرب و ایشیائی امور مسعد بولس (Massad Boulos) کے ذریعے پیش کی تھیں، سوڈان کو امرِ واقعہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ یہ تجاویز ایک ایسی دستاویز کے تحت پیش کی گئی ہیں جس میں پورے ملک کی سطح پر 90 دن کے لیے فوری اور جامع انسانی بنیادوں پر ہوائی و زمینی جنگ بندی کا اعلان شامل ہے... ہم نے 29/7/2026 کے جوابِ سوال میں ذکر کیا تھا کہ ["امریکی تجویز میں انسانی امداد کی فراہمی کے بہانے جس جنگ بندی کو شامل کیا گیا ہے، جب وہ 'ریپڈ سپورٹ فورسز' جیسے علیحدگی پسند باغیوں کے ساتھ کی جائے تو یہ ان کے وجود کو تسلیم کرتی ہے اور انہیں اسی حالت پر برقرار رکھتی ہے جس پر وہ ہیں... اسی طرح جب دستاویز (سیکیورٹی انتظامات جس میں فورسز کے انخلاء اور دوبارہ تعیناتی کے اقدامات شامل ہیں) کی بات کرتی ہے تو یہ ریپڈ سپورٹ فورسز کے وجود اور تسلسل کی تصدیق کرتی ہے اور ان کے خاتمے و ان کی تحلیل کی بات کرنے سے گریز کرتی ہے، بلکہ جب یہ ریپڈ سپورٹ فورسز کو دوبارہ تعینات ہونے کی دعوت دیتی ہے تو ضمنی طور پر ان کے قائم رہنے کا تقاضا کرتی ہے... اور یہ ملک کی سرکاری فوج اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کرنے والوں، یعنی ریپڈ سپورٹ فورسز کے درمیان برابری قائم کرتی ہے... دستاویز میں (محدود عسکری انخلاء) کا مطالبہ اس بہانے کیا گیا کہ (انسانی امداد کی رسائی کو آسان بنایا جائے، شہریوں کا تحفظ کیا جائے اور بے گھر افراد کی واپسی کے لیے حالات سازگار بنائے جائیں...) اور یہ بات ان فورسز کو تحلیل کیے بغیر اور ختم کیے بغیر برقرار رکھنے کی تصدیق کرتی ہے... اور اس دستاویز میں اس وقت ریپڈ سپورٹ فورسز کے وجود اور ان کے غلبے کی مشروعیت (legitimacy) کی تصدیق ہوتی ہے جب وہ اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ (جنگ بندی کے دورانیے کو مستقل فائر بندی تک پہنچنے کے لیے مذاکرات اور ایک سول اتھارٹی کی قیادت میں عبوری مرحلے کے آغاز کے لیے استعمال کیا جائے)، لہٰذا وہ ریپڈ سپورٹ فورسز کی طرف علیحدگی پسند اور باغی فورسز کی حیثیت سے اشارہ نہیں کرتی بلکہ سوڈان کو تقسیم کرنے والی اس کی علیحدگی پسند حکومت کو تسلیم کرتی ہے"]۔ اور ہم نے کہا تھا کہ ["معلومات کے لیے، حالیہ امریکی تجویز کوئی نئی نہیں ہے، بلکہ یہ پرانی ہے، جو 12/9/2025 کو چار رکنی گروپ (امریکہ، سعودی عرب، مصر اور متحدہ عرب امارات) کے نام سے جاری ہونے والی امریکی تجویز کی تجدید کرتی ہے جو 3 ماہ کی انسانی جنگ بندی کی دعوت دیتی ہے جو مستقل فائر بندی پر منتج ہو"]۔ پس

یہ بات دارفور پر ریپڈ سپورٹ فورسز کے کنٹرول کو تسلیم کرنے کے امریکی منصوبے کی تصدیق کرتی ہے جس کا مقصد اس علاقے کو الگ کرنا ہے...

2- سوڈان نے امریکی مبعوث بولس کی دستاویز کو مسترد کرنے کا اعلان کیا اور مخصوص شرائط کے ساتھ اسے قبول کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی، چنانچہ ہم نے 29/7/2026 کو جاری کردہ اپنے جوابِ سوال میں کہا تھا: [... 20/6/2026 کو جاری ہونے والی حالیہ امریکی تجویز پر 25/6/2026 کو سوڈانی ردِ عمل سامنے آیا، اور اس کی تفصیلات تاخیر سے شائع کی گئیں، چنانچہ الجزیرہ نیٹ ورک نے 10/7/2026 کو سرکاری سوڈانی ذرائع کے حوالے سے حکومت کا امریکی تجویز پر ردِ عمل نقل کیا۔ ان ذرائع نے بتایا (...اور سوڈانی حکومتی ردِ عمل کی دوسری دستاویز میں شامل تھا: "ریپڈ سپورٹ فورسز کا شہروں سے انخلاء اور انہیں تین مراحل کے ذریعے مخصوص سائٹس پر جمع کرنا: پہلا مرحلہ 30 دنوں کے اندر نافذ ہوگا جس میں نیلِ ازرق (Blue Nile) ریجن، شمالی کردفان (North Kordofan) کی ریاست، اور شمالی و وسطی اور مغربی دارفور سے انخلاء شامل ہے۔ دوسرا مرحلہ پہلے مرحلے کی تکمیل کے 30 دنوں کے اندر شروع ہوگا، جو کہ مغربی کردفان اور جنوبی دارفور کی ریاستوں کے شہروں سے ریپڈ سپورٹ فورسز کے انخلاء پر مشتمل ہے۔ اور تیسرا مرحلہ: دوسرے مرحلے کے نفاذ کے 30 دنوں کے اندر شروع ہوگا اور اس میں مشرقی اور جنوبی کردفان کی ریاستوں سے انخلاء شامل ہے۔ اور ان کے جمع ہونے کا مقام 'کاودا' (Kauda) طے کیا گیا جو عبدالعزیز الحلو کی قیادت والی 'پیپلز موومنٹ - نارتھ' کا گڑھ ہے جو ریپڈ سپورٹ فورسز کی اتحادی ہے...)۔ پس سوڈانی حکومت کا ریپڈ سپورٹ فورسز سے ان شہروں سے انخلاء کا مطالبہ جن پر اس نے کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور پھر مخصوص مقامات پر اس کی دوبارہ تعیناتی، دراصل اس کے وجود کو تسلیم کرنا ہے نہ کہ اسے تحلیل کرنا اور اس کا خاتمہ کرنا... یہ جانتے ہوئے بھی کہ ریپڈ سپورٹ فورسز کے لیے حکومت کے انخلاء کے مطالبات پر لبیک کہنا یا مذاکرات کرنا آسان نہیں ہے، ورنہ وہ بغاوت نہ کرتی اور یہ شناعت نہ پھیلاتی، اور اتنے مظالم و جرائم نہ کرتی اور لاکھوں لوگوں کی بے گھری اور تباہی کا سبب نہ بنتی؛ بلکہ اس معاملہ کو صرف عسکری طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اسے حتمی طور پر ختم کرنے کے عزم سے ہی نپٹایا جا سکتا ہے۔] اقتباس ختم

3- امریکی محکمہ خارجہ نے 23/9/2026 کو ایک بیان جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا: ("سوڈانی مسلح افواج اور ریپڈ سپورٹ فورسز اور ان کی قیادت سوڈان کے آئینی حکمراں کی نمائندگی نہیں کرتے" اور امریکی محکمہ خارجہ نے اپنے بیان میں یہ دعویٰ کیا کہ وہ "امان و سلامتی کو بحال کرنے اور اقتدار سوڈانی عوام کو منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہے"، اور بیان میں ذکر کیا گیا کہ "دونوں فریقوں سے بارہا مطالبہ کیا گیا کہ وہ بغیر کسی شرط کے انسانی بنیادوں پر جنگ بندی قبول کریں اور ایک ایسے جامع سیاسی مکالمے کے لیے پرعزم ہوں جو سول حکومت کی طرف منتقلی کا باعث بنے"... الجزیرہ، 23/9/2026)۔ اور یہ بات خود برہان کے لیے کہی گئی ہے کیونکہ وہ ریاستی اداروں میں سے ایک رسمی ادارے یعنی فوج کے سربراہ ہیں، اور وہی صدارتی سیادت کونسل (Sovereign Council) کے نام پر ملک کو سیاسی طور پر چلا رہے ہیں۔ اور یہ ان کی قیادت کی تسلیم شدگی کو واپس لینے کی دھمکی ہے کیونکہ وہ ایک عسکری قائد ہیں نہ کہ سیاسی، جبکہ وہ خود اس بات کے حریص ہیں کہ امریکہ اور دیگر ملک انہیں سوڈان کے سرکاری صدر کے طور پر تسلیم کریں۔

4- اس کے بعد ایک اور دباؤ کا طریقہ امریکہ نے استعمال کیا؛ امریکہ نے برہان کو ویزا دینے سے انکار کر دیا تاکہ وہ نیویارک نہ آ سکیں اور ستمبر 2026 کے دوران اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے معمول کے سالانہ اجلاس میں اپنا خطاب نہ کر سکیں، اس کے باوجود کہ وہ سوڈان کی نمائندگی کرنے والے اعلیٰ ترین سرکاری عہدیدار تھے جیسے کہ نیویارک آنے والے جنرل اسمبلی کے دیگر رکن ممالک کے صدور اور نمائندے تھے... امریکہ نے ویزا کے اجرا کو اس بات سے مشروط کیا کہ برہان 90 دنوں کے لیے فائر بندی کی اس کی تجویز اور امریکی صدر کے مبعوث بولس کی دستاویز میں شامل نکات کو قبول کریں۔ پس برہان سمجھ گئے کہ یہ ان کے آقا امریکہ کی طرف سے ان پر ایک دباؤ ہے تاکہ وہ اس کی تجاویز کو قبول کر کے اپنے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر راضی ہو جائیں، چنانچہ انہوں نے 26/9/2026 کو جواب دیتے ہوئے کہا: ("یہ ملک کسی دباؤ یا بلیک میلنگ (blackmail) کو قبول نہیں کرے گا" اور انہوں نے کہا: "ہمارا مقصد پورے سوڈان، حتیٰ کہ دارفور کو بھی ان بدقماشوں سے پاک کرنا ہے" الاناطول، 26/9/2026)۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ انہوں نے خود ہی دارفور کو اس وقت ضائع کیا تھا جب امریکہ کے اشارے پر، کہ انخلاء عارضی ہے، انہوں نے وہاں سے بغیر کسی قابلِ ذکر مزاحمت کے فوج کو واپس بلا لیا تھا، حالانکہ وہ انخلاء دارفور میں مستقل قیام اور علیحدہ ریاست کے اعلان کا سبب بنا تھا، اور اب برہان کہہ رہے ہیں: "ہمارا مقصد پورے سوڈان، حتیٰ کہ دارفور کو بھی ان بدقماشوں سے پاک کرنا ہے"!

5- سیادت کونسل کے چیئرمین برہان کی سربراہی میں سوڈانی حکومت پر امریکہ کی طرف سے ان تمام سفارتی دباؤ کے بعد، اب لگتا یہ ہے کہ امریکہ ان پر ایتھوپیا کے ذریعے دباؤ ڈالنا چاہتا ہے... اسی لیے ایتھوپیا کے وزیرِ اعظم ابی احمد

(Abiy Ahmed) نے گزشتہ اکتوبر کے آخر میں اپنے ملک کی 12 روسی سوخوئی (Sukhoi) جیٹ طیاروں کے حصول کا جشن مناتے ہوئے کہا: ("یہ جنگی طیارے ان کے ملک کی اسٹریٹجک ڈٹرنس (strategic deterrence) کی صلاحیت کو مضبوط کریں گے۔ لیکن ان جنگی طیاروں کا حصول اور سفارتی تناؤ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سوڈان کے ساتھ ہمہ گیر تصادم عنقریب ہونے والا ہے، اور موجودہ مرحلے میں براہِ راست جنگ کے بارے میں بات کرنا قبل از وقت ہے، ان بوجھ مفادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جو دونوں فریقوں پر عائد ہوں گے..." اخبار سوڈان، 4/11/2026)۔ اور اس بیان میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ سوڈان پر جنگ مسلط کرنے کے لیے تیار ہے، لہٰذا اس میں دھمکی کا عنصر موجود ہے، خاص طور پر جب اسے جدید ترین جنگی طیاروں کے حصول کی خبر سے جوڑا جائے۔ اس سے پہلے سوڈانی سیادت کونسل نے 1/11/2026 کو جاری کردہ ایک رپورٹ میں اعلان کیا تھا کہ (فروری اور اکتوبر 2026 کے درمیان ایتھوپین لانچنگ ایریاز سے 70 حملے ریکارڈ کیے گئے جن میں 187 ڈرونز شامل تھے)۔ یہ رپورٹ وزارتِ خارجہ نے ملٹری انٹیلی جنس اور جنرل انٹیلی جنس کے تعاون سے تیار کی تھی، اور اس میں یہ بھی درج تھا کہ ("ان حملوں میں 484 شہری ہلاک و زخمی ہوئے، اور نیلِ ازرق، خرطوم اور دیگر علاقوں میں فوج کے 176 اہلکار مارے گئے، جن میں ہسپتالوں، رہائشی علاقوں اور ایندھن و بجلی کی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا"... "اور سوڈان سرحد پار ہونے والی کارروائیوں کی بین الاقوامی ذمہ داری ایتھوپیا پر عائد کرتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کی سرزمین کے خلاف کیے جانے والے حملوں کو فوراً روکے اور ان ایتھوپین تنصیبات کو بند کرے جو ریپڈ سپورٹ فورسز کے زیرِ استعمال ہیں"... "اور سوڈان ان افعال سے ہونے والے نقصانات اور تباہی کے لیے جوابدہی اور معاوضے کے حصول کی کوشش کر رہا ہے"، اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ "گزشتہ ماہ ریاست نیلِ ازرق کے علاقے ود الماحی (Wad Al-Mahi) میں بے گھر خاندانوں کو نشانہ بنانے والے ایک حملے میں 30 شہری مارے گئے، جن میں 26 خواتین اور 4 بچے شامل تھے"... اے ایف پی، الجزیرہ، 1/11/2026)۔ پس سوڈان میں قائم حکومت پورے دس مہینے خاموش رہتی ہے، اور پھر اچانک اٹھ کر اعلان کرتی ہے کہ ایتھوپیا سے ڈرونز نے پرواز کی اور سینکڑوں شہریوں اور عسکری اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا اور پاور اسٹیشنز (power stations) اور بنیادی ڈھانچے (infrastructure) میں تباہی مچائی! اور پھر وہ ایتھوپیا سے ان حملوں کو روکنے، علیحدگی پسند باغی ریپڈ سپورٹ فورسز سے متعلق تنصیبات کو بند کرنے اور معاوضہ ادا کرنے کا مطالبہ کرتی ہے، بغیر اس کے کہ ان حملوں کا کوئی جواب دیا جائے! جو حکومت کی سستی اور بزدلی کا ثبوت ہے، جس کی وجہ سے دوسرے اس پر شیر ہو جاتے ہیں، اس پر حملے کرتے ہیں اور اس کے مخالفین و علیحدگی پسند باغیوں کی مدد کرتے ہیں۔

6- سوڈانی حکومت جس چیز کا سب سے زیادہ سہارا لیتی ہے وہ اقوامِ متحدہ ہے، جو اسی کے خلاف کام کر رہی ہے اور اسے علیحدگی پسندوں کے ساتھ مذاکرات کی دعوت دیتی ہے تاکہ ان کو تسلیم کرنے اور ان کے ساتھ ملک کی تقسیم کی راہ ہموار کی جا سکے۔ چنانچہ سوڈانی وزارتِ خارجہ نے 1/11/2026 کو اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل اور افریقی پیس اینڈ سیکیورٹی کونسل (Peace and Security Council of the African Union) میں ایتھوپیا کے خلاف شکایت درج کرانے کا اعلان کیا۔ اور سوڈانی سیادت کونسل کے چیئرمین کے مشیر امجد فرید نے کہا کہ ("ایتھوپیا سوڈان کو براہِ راست تصادم میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہا ہے، اور الخرطوم نے سوڈانی سرزمین کو نشانہ بنانے والے ڈرون حملوں کے پس منظر میں ادیس ابابا کے خلاف اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک رسمی شکایت درج کرائی ہے"۔ انہوں نے کہا کہ "سوڈان نے ایتھوپین سرزمین سے ڈرونز کے پرواز کرنے کی تصدیق کی ہے اور اس شکایت میں ان حملوں کے بارے میں تفصیلات اور ثبوت شامل ہیں"... العربیہ، 2/11/2026)۔ اس سے قبل سوڈانی وزیرِ دفاع نے 28/10/2026 کو سوڈانی نیوز ایجنسی سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ "20 سے زائد ممالک سوڈان میں جاری جنگ میں ریپڈ سپورٹ فورسز کو لاجسٹک سپورٹ ، کرائے کے فوجیوں، فنڈز اور ڈرونز کی فراہمی کے ذریعے حصہ لے رہے ہیں"۔ لہٰذا اگر سوڈان کے حکمران اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ملک کے خلاف ایک بڑی سازش تیار کی جا رہی ہے، تو ان پر فرض ہے کہ وہ ریپڈ سپورٹ فورسز کو کچل ڈالیں اور ان بیرونی ہاتھوں کو کاٹ پھینکیں جو ملک کی تقدیر سے کھیل رہے ہیں، اور عام تحرک (general mobilization) کا اعلان کریں، کیونکہ ایتھوپیا جو کچھ کر رہا ہے وہ سوڈان کے خلاف اعلانِ جنگ کے مترادف ہے، نہ یہ کہ وہ سلامتی کونسل کی پناہ لیں جس کا سربراہ امریکہ ہے اور اس کے ساتھ برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک جیسے ملک ہیں جو سب سوڈان کے خلاف اسے تقسیم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں!

7- ایتھوپیا پر ان الزامات اور سلامتی کونسل میں اس کے خلاف شکایت پیش کرنے کے بعد، دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی اور دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف سفارتی اقدامات کیے۔ چنانچہ روئٹرز نیوز ایجنسی نے 4/11/2026 کو ایک سینئر ایتھوپین اہلکار کے حوالے سے نقل کیا کہ "ان کے ملک نے سرحدی قصبے اسوسہ میں سوڈانی قونصل خانہ بند کر دیا ہے اور وہاں کام کرنے والے چھ سفارت کاروں کو 48 گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے"۔ ایجنسی نے سوڈانی حکام کے حوالے سے نقل کیا کہ "سوڈانی حکومت نے اس کے جواب میں مشرقی سوڈان کے

شہر قضارف میں ایتھوپین قونصل خانہ بند کر دیا اور وہاں کے سفارت کاروں کو نکال دیا"۔ اور وزارتِ خارجہ و بین الاقوامی تعاون کے انڈر سیکرٹری سفیر معاویہ عثمان خالد نے سوڈان میں متعین سفارتی مشنز کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ("ایتھوپیا کا اسوسہ بیس ریپڈ سپورٹ فورسز کو ہتھیار اور سامان فراہم کرنے کا مرکز بن چکا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ عسکری کارروائی میں حصہ لینے کے لیے غیر ملکی جنگجوؤں اور کرائے کے فوجیوں کے سوڈانی سرزمین میں داخلے کی سہولت فراہم کر رہا ہے"... اخبار سوڈان، 4/11/2026)۔ پس ایتھوپیا ہی مجرم اور متجاوز ہے، لیکن اس کے باوجود وہ اٹھ کر یوں رویہ اختیار کرتا ہے جیسے وہ مظلوم ہو، چنانچہ وہ اپنے خلاف عائد کردہ الزامات اور شکایت پر احتجاجاً سوڈانی قونصل خانہ بند کر دیتا ہے... اور سوڈان صرف سفارتی سطح پر برابر کا جواب دینے پر اکتفا کرتا ہے، اور ایتھوپیا میں ان اڈوں پر حملہ نہیں کرتا جہاں سے سوڈان پر حملے کیے جاتے ہیں!

8- اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایتھوپیا کے ساتھ کشیدگی بڑھانے کے ایسے اہداف ہیں جن کا تعلق دارفور کو الگ کرنے کے امریکی منصوبے سے ہے، اگرچہ سوڈان کے خلاف سازش میں ایتھوپیا کا اپنا بھی ایک مقامی مفاد موجود ہے۔ وہ امریکہ کی شہ پر ہی سوڈان میں مداخلت کرتا ہے، اور اس سے قبل وہ جنوبی سوڈان کو الگ کرنے کی بھی حمایت کر چکا ہے۔ چنانچہ ایتھوپیا کے مفاد میں ہے کہ وہ سوڈان کے خلاف دھمکیوں اور سازشوں میں حصہ لے، کیونکہ وہاں النہضہ ڈیم (Grand Ethiopian Renaissance Dam) کا بحران موجود ہے جو اس نے تعمیر کیا ہے اور جو سوڈان اور مصر دونوں کو نقصان پہنچا رہا ہے، اور وہ دونوں اس پر اعتراض کر رہے ہیں، اور یہ تلافی تینوں ملکوں کے درمیان پانی کی تقسیم کے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ پس یہ ڈیم خطے میں کشیدگی کا ایک ایسا نقطہ بن چکا ہے جسے امریکہ نے 2011 سے ایتھوپیا کو اس کی تعمیر کی ترغیب دے کر کھودا ہے، جو اسے ان ملکوں میں مداخلت کرنے اور اپنے نفوذ کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، تاکہ ان ممالک کے درمیان تنازعات اور اختلافات پیدا کر کے انہیں اپنے پاس رجوع کرنے پر مجبور کرے اور ان پر اپنا کنٹرول برقرار رکھے۔ اسی لیے سوڈان اور مصر کے درمیان 2+2 مشاورتی میکانزم کے دوسرے دور کے اجلاس، یعنی دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ اور آبپاشی کے 2/11/2026 کو ہونے والے اجلاس میں یہ بات سامنے آئی: ("دونوں ملکوں نے سوڈان کی وحدت اور سلامتی کے لیے کسی بھی خطرے کو مسترد کرنے کی تاکید کی، اور سوڈان میں استحکام کی بحالی کے لیے باہمی ہماہنگی کو فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اور انہوں نے دریائے نیل کے ڈاون اسٹریم (downstream) دونوں ممالک کے آبی تحفظ کا دفاع کرنے اور 1959 کے معاہدے کے تحت دونوں ملکوں کے مکمل آبی حقوق اور استعمال کی حفاظت کرنے اور ان حقوق پر کسی بھی دست درازی کی اجازت نہ دینے کی ضرورت پر اتفاق کیا۔ اور اس بات پر اتفاق کیا کہ یکطرفہ ایتھوپین ڈیم کے سنگین اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ نیل کے دونوں ڈاون اسٹریم ممالک کے لیے ایک مسلسل خطرہ ہے..." العربي الجديد اور اخبار الزول السودانیہ، 2/11/2026)۔ پس ایتھوپیا کے مفاد میں ہے کہ وہ سوڈان کو کمزور کرے تاکہ وہ ان منصوبوں پر اعتراض نہ کر سکے جو وہ مصر اور سوڈان کو نقصان پہنچانے کے لیے کر رہا ہے... اور یہ بات مصر کو بھی کمزور کرتی ہے کیونکہ جب وہ سوڈان کے فرنٹ کو کھو دیتا ہے اور ایتھوپیا کی سرحدوں سے دور ہو جاتا ہے تو وہ ایتھوپیا کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا... اگرچہ مصری حکومت نے پہلے دن سے اس ڈیم کی تعمیر کو روکنے کے لیے کوئی حرکت نہیں کی اور اس کی تکمیل کا انتظار کرتی رہی یہاں تک کہ اب بولنا شروع کیا ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ کسی اقدام میں سنجیدہ نہیں ہے اور حرکت نہ کرنے کے امریکی احکامات کی پابند ہے۔

9- اس طرح امریکہ سوڈان پر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے، بشمول دارفور کو الگ کرنے کے لیے دباؤ کا ایک نیا طریقہ داخل کر رہا ہے... چنانچہ سوڈانی فوج کو ریپڈ سپورٹ فورسز کے برابر قرار دینے کے امریکی بیانات سے لے کر... بولس کی تجاویز تک... البرہان کا ویزا روکنے سے لے کر... اور بالآخر دباؤ کے ایک نئے ذریعہ کے طور پر ایتھوپیا کو شامل کرنے تک... یہ سب دارفور کو الگ کرنے کے لیے فضا ہموار کرنے کے لیے ہے، بالکل ویسے ہی جیسے اس نے جنوبی سوڈان میں کیا تھا!! اور سوڈان کے حکمرانوں سے دارفور کو واپس لینے اور اس کی علیحدگی کو روکنے کے لیے کسی بھی سنجیدہ اقدام کی توقع نہیں کی جا سکتی، وہ اپنی فورسز کو دیگر علاقوں میں لڑاتے ہیں تاکہ لوگوں کو دھوکہ دے سکیں کہ انہوں نے یہاں اور وہاں کچھ علاقے واپس لے لیے ہیں اور آخری مرحلہ دارفور کی طرف ہوگا... تو یہ سب حمیدتی اور اس کی ریپڈ سپورٹ فورسز کے دارفور ریجن پر اقتدار کو مضبوط کرنے کا فریب ہے تاکہ اس کی علیحدگی کی راہ ہموار کی جا سکے۔ کیونکہ جو شخص اسے روکنا چاہتا ہے وہ بیماری کی اصل جڑ یعنی دارفور ریجن پر اپنا پورا حملہ مرکوز کرے، چنانچہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو جمع کر کے اسی کی طرف پیش قدمی کرے تاکہ وہاں موجود شر کے سرغنہ کا خاتمہ کر سکے، اور نتیجے کے طور پر دیگر تمام وہ علاقے جن پر حمیدتی اور اس کی فورسز کا کنٹرول ہے، خود بخود گر جائیں گے اور ان کا کوئی نشان باقی نہیں رہے گا۔ اور چونکہ یہ حکمران ایجنٹ ہیں جنہوں نے امریکہ کے لیے وہ تمام کام کیے جو اس نے چاہے اور ملک کو اس حالت تک پہنچایا جس پر وہ آج ہے، لہٰذا ان سے کسی خیر کی امید نہیں ہے، چنانچہ ان کو

گرانے اور امت میں سے ایک مخلص اور بیدار مغز سیاسی قیادت—حزب التحریر کی قیادت—کو لانے کے لیے کام کرنا واجب ہے، تاکہ وہ خلافت کا اعلان کرے اور باغیوں، سرکشوں، ایجنٹوں اور علیحدگی پسندوں پر اسلام کے احکام نافذ کرے، اور ملک کو اندرونی و بیرونی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے، اور ان تمام لوگوں کے لیے امن و امان اور پناہ گاہ فراہم کرے جنہیں اس گندی جنگ نے بے گھر کر دیا ہے... اور اللہ کے حکم سے یہ ہو کر رہے گا، ہمارے رسول ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق میں جسے احمد، طیالسی اور بزار نے روایت کیا ہے:**«ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ»** "پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہوگی"اور یہ مومنوں کے ہاتھوں اور غالب اور حکمت والے اللہ کی نصرت سے ہوگا:﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُم * وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْساً لَهُمْ وَأَضَلَّ أعمالَهُمْ**﴾ "اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا * اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے ہلاکت ہو اور اللہ ان کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔" [سورة محمد: 7-8]

پہلی جمادی الآخرة 1448ھ
11/11/2026ء